Open Access (**ISSN:** Print: 3106-8111/ Online: 3106-812X)
Al-Naza'ir Journal of Modern Religious Discourses (NJMRD)
Vol: 02, Issue: 01, 2026, Pages: 01-11 (Publishing Date: 30-June-2026)

اسماء السور کے وجوہ اور معنوی مناسبات: سورۃ التوبہ کا اختصاصی مطالعہ

Surah Nomenclature: Reasons and Semantic Relevance: Surah At-Tawbah as a Case Study

1. Manahil Younas
M.phil scholar, Department of Arabic and Islamic Studies, GC University, Lahore.

2. Dr. Muhammad Farooq Haider
Professor, Department of Arabic and Islamic Studies, GC University, Lahore.
dr.farooqhaider@gcu.edu.pk

Abstract

The Nomenclature of Quranic Chapters constitutes a pivotal discourse within ʿUlūm al-Qurʾān (Quranic Sciences), primarily examining whether these titles are tawqīfī (divinely ordained) or ijtihādī. This field of inquiry critically investigates the underlying wisdom behind the multiplicity of names assigned to a single sūrah, exploring the semantic correlations (al-munāsabāt al-maʿnawiyyah) and profound contextual insights that justify their designation. Employing an analytical approach, this study utilizes Sūrah al-Tawbah as a primary case study to examine its diverse historical titles, evaluate the rationale behind its nomenclature (wujūh al-tasmiyah), and elucidate the conceptual interconnections among its various names. Furthermore, this study highlights the exegetical and thematic significance of Sūrah al-Tawbah's nomenclature by demonstrating how each of its titles reflects a distinct aspect of the sūrah's message, historical context, and legislative objectives. Through a critical examination of classical tafsīr literature and works on ʿUlūm al-Qurʾān, the research seeks to establish that the multiplicity of names associated with Sūrah al-Tawbah serves not merely as an identifying feature but as an interpretive framework that enhances understanding of its content and purpose. The study also contributes to the broader discourse on Qurʾānic coherence by illustrating how sūrah names function as indicators of thematic unity and semantic depth, thereby enriching the reader's engagement with the Qurʾānic text.

Keywords: ʿUlūm al-Qurʾān, Sūrah Nomenclature, Tawqīfī, Ijtihādī, Al-Tawbah, Semantic Correlations, Synonyms

علوم القرآن اور علم تفسیر کی ایک اہم بحث قرآن مجید کی سورتوں کے ناموں سے متعلق ہے۔ سورتوں کے نام توقیفی ہیں یا اجتہادی۔ اگر توقیفی ہیں جو کہ جمہور کا مذہب ہے تو اس کے کیا دلائل ہیں جن سے ان اسماء کی توقیفیت ثابت ہوتی ہو۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی بیشتر سورتیں ایسی ہیں جن کے ایک سے زیادہ نام منقول ہے جن میں کچھ روایات سے ثابت ہوتے ہیں جبکہ بیشتر ناموں کی حیثیت اجتہادی ہے۔ ان اسماء کا سورتوں کے مضامین سے کیا معنوی تعلق ہے اور وہ سورت کی کون کون سی لفظی اور معنوی جہت کو واضح کرتے ہیں۔ یہ تمام امور انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہاں سورۃ التوبہ کو اس کے مختلف اسماء کے تناظر میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس سورت کے کتنے نام ہیں اور ان میں سے کون سے نام توقیفی اور کون سے اجتہادی ہیں نیز ان کی معنوی مناسبات کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔

سورہ انفال اوائل ہجرت میں اور یہ سورہ براءۃ اواخر ہجرت میں نازل ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی عادت یہ تھی کہ جو آیات قرآنی نازل ہوتیں فرما دیتے کہ ان کو فلاں سورت میں فلاں موقع پر رکھو۔ ان آیات کے متعلق (جنہیں اب سورۃ "توبہ" یا "براءۃ" کہا جاتا ہے) آپ نے کوئی تصریح نہیں فرمائی

کہ کس سورت میں درج کی جائیں؟ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل سورت ہے کسی دوسری سورت کا جزء نہیں لیکن عام قاعدہ یہ تھا کہ جب نئی سورت نازل ہوتی تو پہلی سورت سے جدا کرنے کیلئے "بسم اللہ" آتی تھی۔ سورہ توبہ کے شروع میں "بسم اللہ" نہ آئی جو مشعر ہے کہ یہ جداگانہ سورت نہیں۔ ان وجوہ پر نظر کر کے مصاحف عثمانیہ میں اسکے شروع میں "بسم اللہ" نہیں لکھی گئی لیکن کتابت میں اسکے اور انفال کے درمیان فصل کر دیا گیا کہ نہ پوری طرح اس کا استقلال ظاہر ہو اور نہ دوسری سورت کا جزء ہونا۔ باقی انفال کے بعد متصل رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ انفال نزول میں مقدم ہے بلا خاص وجہ کے مؤخر کیوں کی جاتی اور دونوں کے مضامین باہم اس قدر مرتبط و منتسق واقع ہوئے ہیں کہ گویا براءۃ کو "انفال" کا تتمہ اور تکملہ کہا جاسکتا ہے۔[1] سورہ توبہ اور اس کے مختلف اسماء کی وجوہ تسمیہ اور معنوی مناسبات درج ذیل ہیں:

سُورَةُ التَّوْبَةِ:

یہ سورت التوبہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اس میں بعض اہل ایمان کی توبہ کا تذکرہ ہے۔ یہ نام روایات سے ثابت ہے۔

أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ آلتَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا يَبْقَى مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا[2]

"حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "سورۃ التوبہ؟" تو انہوں نے کہا التوبہ ہی الفاضحہ ہے کیونکہ یہ سورۃ نازل ہوتی رہی اور ان منافقوں میں اسے ہر ایک کا ذکر کرتی رہی، یہاں تک کہ وہ سمجھے کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا جس کا ذکر نہ آیا ہو۔"

امام حاکم نے متدرک میں حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

التي تسمونها سورة التوبة وهي سورة العذاب[3]

"جسے تم سورۃ التوبہ کہتے ہو اصل میں وہ سورۃ العذاب ہے۔"

محدثین اور مفسرین کے ہاں اس سورۃ کا سب سے زیادہ رائج نام التوبہ ہی ہے۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں کتاب التفسیر کے باب میں اس سورت کو التوبہ ہی کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔[4] اسی طرح امام حاکم نے بھی اپنی متدرک میں کتاب التفسیر میں اس سورت کا تذکرہ اسی نام سے درج کیا ہے۔[5] اسے سورۃ التوبہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں توبہ کا ذکر صرف بطور لفظ ہی نہیں بلکہ بطور صفت کثرت سے آیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ[6]

"اب اگر تم لوگ توبہ کر لو تو تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔"

اس آیت میں حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے عام اعلان ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے بری الذمہ بیزار اور الگ ہے اگر اب بھی تم گمراہی اور شرک و برائی چھوڑ دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے توبہ کر لو اسلام قبول کر لو، شرک و کفر چھوڑ دو اور اگر تم نے نہ مانا اپنی ضلالت پر قائم رہے تو تم نہ اب اللہ کے قبضے سے باہر ہو نہ آئندہ کسی وقت اللہ کو دبا سکتے ہو وہ تم پر قادر ہے تمہاری چوٹیاں اس کے ہاتھ میں ہیں وہ کافروں کو دنیا میں بھی سزا دے گا اور آخرت میں بھی سزا دے گا۔[7]

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ[8]

"پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو انہیں چھوڑ دو۔"

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ کفر و شرک سے محض توبہ کر لینے پر معاملہ ختم نہ ہو گا بلکہ انہیں عملاً نماز قائم کرنی اور زکوۃ دینی ہو گی جو اسلام کے اہم رکن ہیں۔ اس کے بغیر یہ نہیں مانا جائے گا کہ انہوں نے کفر چھوڑ کر اسلام اختیار کر لیا ہے۔[9]

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ [10]

"اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے، اُس کی بندگی بجالانے والے۔"

اس آیت میں مومنین کی صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں ان مومنین کی توبہ کا تذکرہ بھی موجود ہے جو وقتی کاہلی و سستی کی وجہ سے جہاد میں نہ گئے تھے، مگر بعد میں نادم اور تائب ہوئے۔ اور بالآخر ان سب کی توبہ قبول ہوگئی۔ [11]

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿[12]

"اور ان تینوں پر بھی (اللہ نے رحمت کی نظر فرمائی ہے) جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب ان پر یہ زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود تنگ ہوگئی، ان کی زندگیاں ان پر دوبھر ہوگئیں، اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ (کی پکڑ) سے خود اسی کی پناہ میں آئے بغیر کہیں اور پناہ نہیں مل سکتی، تو پھر اللہ نے ان پر رحم فرمایا، تاکہ وہ آئندہ اللہ ہی سے رجوع کیا کریں۔ یقین جانو اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔"

سُورَةُ البَرَاءَةِ:

التوبہ اور براءت دونوں اس سورت کے معروف نام ہیں۔ براءۃ: فعل "برأ" کا مصدر ہے، جیسے: "برأ من العهد" یعنی عہد سے بری ہو گیا: یعنی چھٹکارا پالیا۔ "اور "بریٔ" کا مطلب ہے نجات حاصل کرنا اور الگ ہو جانا یا دور ہو جانا۔ [13] یہ سورۃ کفار سے براءت اور ان سے اعلانِ علیحدگی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس سورت کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اس کا آغاز اسی لفظ سے ہوا ہے۔ [14]

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿[15]

"اِعلانِ برأت ہے اللہ اور اُس کے رسُول کی طرف سے اُن مشرکین کو جن سے تم نے معاہدے کیے تھے۔"

مسلمانوں نے مشرک قبائل سے معاہدے کر رکھے تھے۔ بعض سے میعاد معین کیلئے بعض سے غیر میعادی۔ یہاں انہی آخر الذکر معاہدوں کی منسوخی کا اعلان ہو رہا ہے۔ مشرکین عرب کی مسلسل عہد شکنیوں کے باعث اب انہیں انتباہ کیا جا رہا ہے کہ اتنی مدت کے بعد تم سے سارے معاہدے ختم، بس اب تلوار ہی تمہارا فیصلہ کرے گی۔ [16] ذیل میں ایک روایت نقل کی گئی ہے جو سورۃ التوبہ کے نام براءت پر دلالت کرتی ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ سورۃ الانفال اور التوبۃ دونوں سورتوں کو ایک ساتھ ملا دیا ہے اور ان دونوں سورتوں کے درمیان بسم الله الرحمن الرحيم نہیں لکھی اور اسے (سبع طوال) میں شامل کر دیا ہے۔:

حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي، وَإِلَى بَرَاءَةٌ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ، مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ تَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ: ضَعُوا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا، وَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا، وَكَانَتْ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا أُنْزِلَتْ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا، فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ ".[17]

"عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے کہا کہ کس چیز نے آپ کو آمادہ کیا کہ سورۃ الانفال کو جو (مثانی) میں سے ہے اور سورۃ براۃ کو جو (مئین) میں سے ہے دونوں کو ایک ساتھ ملا دیا، اور ان دونوں سورتوں کے بیچ میں (بسم الله الرحمن الرحيم) کی سطر بھی نہ لکھی۔ اور ان دونوں کو (سبع طوال) میں شامل کر دیا۔ کس سبب سے آپ نے ایسا کیا؟ عثمانؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر زمانہ آتا جا رہا تھا اور آپ پر متعدد سورتیں نازل ہو رہی تھیں، تو جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو وحی لکھنے والوں میں سے آپ کسی کو بلاتے اور کہتے کہ ان آیات کو اس سورۃ میں

شامل کر دو جس میں ایسا ایسا مذکور ہے۔ اور پھر جب آپ پر کوئی آیت اترتی تو آپ فرماتے اس آیت کو اس سورۃ میں رکھ دو جس میں اس اس طرح کا ذکر ہے۔ سورۃ الانفال ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ میں آنے کے بعد شروع شروع میں نازل ہوئی ہیں۔ اور سورۃ برأت قرآن کے آخر میں نازل ہوئی ہے۔ اور دونوں کے قصوں میں ایک دوسرے سے مشابہت تھی تو ہمیں خیال ہوا کہ یہ اس کا ایک حصہ (وتکملہ) ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتائے بغیر کہ یہ سورۃ اسی سورۃ کا جزو حصہ ہے اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اس سبب سے ہم نے ان دونوں سورتوں کو ایک ساتھ ملا دیا اور ان دونوں سورتوں کے درمیان ہم نے (بسم الله الرحمن الرحيم) نہیں لکھا اور ہم نے اسے (سبع طوال) میں رکھ دیا (شامل کر دیا)۔"

سُورَةُ الفَاضِحَةِ:

اس سورۃ کا ایک نام الفاضحہ بھی ہے۔[18] جو اس سورۃ میں موجود مضمون کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ الفاضحہ کا مادہ "ف ض ح" ہے۔ اس کے معنی بے نقاب کرنے اور ظاہر کرنے کے ہیں۔[19] اس سورۃ کو الفاضحۃ اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ اس نے منافقین کو رسوا کیا۔[20] اس پر دلالت حضرت سعید بن جبیرؓ کی روایت کرتی ہے جس میں وہ حضرت ابن عباسؓ سے سورہ توبہ کے بارے میں دریافت کرتے ہیں اور عکرمہ کی روایت ہے جس میں وہ حضرت عمرؓ کے قول کو بیان کرتے ہیں کہ سورۃ التوبہ ہی فاضحہ اور عذاب ہے۔

أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ آلتَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا يَبْقَى مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا[21]

"حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "سورۃ التوبہ؟" تو انہوں نے کہا التوبہ ہی الفاضحہ ہے کیونکہ یہ سورۃ نازل ہوتی رہی اور ان منافقوں میں اسے ہر ایک کا ذکر کرتی رہی، یہاں تک کہ وہ سمجھے کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا جس کا ذکر نہ آیا ہو۔"

أبو الشيخ عن عكرمة قال: قال عمر: ما فرغ من تنزيل براءة حتى ظننا أنه لا يبق منا أحد إلا سينزل فيه. وكانت تسمى الفاضحة وسورة العذاب.[22]

"ابو الشیخ نے عکرمہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورۃ براءۃ کی تنزیل سے اس وقت تک فراغت نہیں ملی جب تک کہ ہم نے گمان نہیں کر لیا کہ اب ہم میں سے کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے گا جس کی بابت اس میں کوئی آیت نہ نازل ہو اور اس کا نام سورۃ الفاضحہ اور سورۃ العذاب رکھا گیا۔"

لہٰذا ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ سورۃ توبہ ہی الفاضحہ ہے کیونکہ یہ سورۃ نازل ہوتی رہی اور منافقوں میں سے ہر ایک کی شناخت کرتی رہی یہاں تک کہ کوئی بھی باقی نہ بچ سکا۔

سُورَةُ العذاب:

اس سورۃ کا ایک نام العذاب بھی ہے۔[23] اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس میں کافروں کے عذاب میں مبتلا ہونے کا تذکرہ کثرت سے موجود ہے۔ جیسے:

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ[24]

"ہم ان کو دوہری سزا دیں گے۔"

اس سے مراد دنیا اور آخرت کا عذاب ہے۔ پس دنیا میں اہل ایمان کی فتح و نصرت سے ان کو جو غم و ہموم اور سخت ناگواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ دنیا کا عذاب ہے اور آخرت میں ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے اور یہ احتمال بھی موجود ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ ہم ان کو نہایت سخت عذاب دیں گے، ان کو دگنا عذاب دیں گے اور بار بار عذاب دیں گے۔[25] اسی طرح غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے رومیوں کے مقابلے میں

جنگ کے لئے لوگوں کو بلایا۔ اس وقت سخت گرمی کا موسم تھا، لوگوں کے پاس زاد راہ بہت کم تھا اور ان کے معاشی حالات عسرت کا شکار تھے۔ اس کی وجہ سے بعض مسلمانوں میں سستی آگئی تھی جو اللہ تعالیٰ کے عتاب کی موجب بنی۔ اللہ تبارک وتعالی نے ان کو جہاد کے لئے اٹھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞[26]

"تم نہ اُٹھوگے تو خدا تمہیں دردناک سزا دے گا، اور تمہاری جگہ کسی اور گروہ کو اُٹھائے گا، اور تم خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکوگے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"

اس کے علاوہ سورۃ التوبہ کی آیات ۳، ۱٤، ۲٦، ۳٤، ٤۹، ٦۱، ٦۸، ۷٤، ۹۰ میں سونا چاندی جمع کرنے والوں، کفر اور نفاق پر قائم رہنے والوں، رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچانے والوں اور ان کی مخالفت کرنے والوں کو سخت عذاب کی وعید دی گئی ہے۔ یہ نام حضرت حذیفہؓ سے منقول ہے۔[27] امام حاکم نے مستدرک میں حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

التي تسمونها سورة التوبة وهي سورة العذاب[28]

"جسے تم سورۃ التوبہ کہتے ہو اصل میں وہ سورۃ العذاب ہے۔"

اسی طرح ایک اور روایت ہے جو اس نام پر دلالت کرتی ہے۔

وأخرج أَبُو الشَّيْخِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا ذُكِرَ لَهُ سُورَةُ بَرَاءَةٍ فَقِيلَ: سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ: هِيَ إِلَى الْعَذَابِ أَقْرَبُ مَا كَادَتْ تُقْلِعُ عَنِ النَّاسِ حَتَّى مَا كَادَتْ تُبْقِي مِنْهُمْ أَحَدًا.[29]

"ابو الشیخ نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روبرو جس وقت سورۃ براءۃ کا ذکر آجاتا اور اس کا نام سورۃ التوبہ لیا جاتا تو وہ کہتے یہ عذاب سے زیادہ قریب ہے جب تک یہ حالت نہیں ہوگئی کہ لوگوں میں سے کسی کا بھی باقی بچا رہنا مشکل ہونے لگا اس وقت تک اس سورت کا نزول بند نہیں ہوا۔"

سُورَةُ الْمُقَشْقِشَةِ:

سورۃ التوبہ کو المقشقشۃ بھی کہا جاتا ہے۔ تقشقش ای بترأ من النفاق تقشقش کا معنی نفاق سے براءت کا اظہار کرنا ہے۔[30] المقشقشۃ یعنی وہ چیز جو نفاق سے نجات دینے والی ہو یا نفاق کو دور کرنے والی ہو۔[31] یہ نام متعدد مفسرین اور علوم القران کی کتب میں بھی ذکر کیا گیا ہے جیسے زاد المسیر فی علم التفسیر[32]، الاتقان فی علوم القرآن[33]، بصائر ذوی التمیز[34]۔ چونکہ یہ نفاق سے براءت کا اظہار کرتی ہے اس لیے اس کی مناسبت سے اس کو سورۃ المقشقشۃ کہا گیا ہے[35]۔ ذیل میں حضرت زید بن اسلمؓ کی روایت کو بطور دلیل بیان کیا گیا ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سورۃ التوبہ کا ایک نام المقشقشہ بھی ہے جو اس سورۃ کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

عَن زيد بن أسلم رَضِي الله عَنهُ أَن رجلا قَالَ لعبد الله: سُورَة التَّوْبَة فَقَالَ ابْن عمر رَضِي الله عَنهُ: وأيتهن سُورَة التَّوْبَة فَقَالَ: بَرَاءَة فَقَالَ ابْن عمر: وَهل فعل بِالنَّاسِ الأفاعيل إِلَّا هِيَ مَا كُنَّا ندعوها إِلَّا المقشقشة[36]

"زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا: سورۃ التوبہ؟ اس شخص نے کہا: براءت۔ تو ابن عمرؓ نے فرمایا: اور کیا کسی سورت نے لوگوں کے ساتھ وہ کچھ کیا جو اس سورت نے کیا؟ ہم تو اسے صرف المقشقشۃ ہی کہتے تھے۔"

سُورَةُ الْمُنَقِّرَةِ:

التنقیر کا مطلب ہے: تحقیق کرنا۔ جیسے کہا جاتا ہے: نَقَّرْتُ عَنِ الْأَمْرِ ، إِذَا بَحَثْتَ عَنْه "میں نے کسی معاملے کے بارے میں تنقیر کی، یعنی میں نے اس کے بارے میں تحقیق اور تلاش کی"۔[37] المنقرۃ کا مطلب دلوں کو کریدنے والی سورت ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس سورت نے مشرکین کے دلوں

میں جو کچھ چھپا ہوا تھا، اسے کھول کر بیان کر دیا یعنی مسلمانوں کے خلاف ان کی چھپی ہوئی بد نیتی، غداری کے ارادے اور عہد توڑنے کی مسلسل عادت کو ظاہر کر دیا۔ اس سورۃ کا نام المنقرہ عبد اللہ بن عبید بن عمرؓ سے منسوب ہے۔ جیسا کہ اس روایت سے ثابت ہے:

وَأخرج أَبُو الشَّيْخ عَن عبد الله بن عبيد بن عُمَيْر رَضِي الله عَنهُ قَالَ: كَانَت بَرَاءَة تسمى المنقرة نقرت عَمَّا فِي قُلُوب الْمُشْركين[38]

ابو الشیخ نے عبد اللہ بن عبید بن عمرؓ سے روایت کیا ہے: "سورت براءۃ کو المنقرۃ کہا جاتا تھا، کیونکہ اس نے مشرکین کے دلوں کے رازوں کو آشکار کر دیا۔"

ابن عاشور نے بھی اس روایت کو وضاحتی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

"اور عبید بن عُمیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اسے المُنَقِّرَة کا نام دیا (قاف کے نیچے زیر کے ساتھ مشدد)، کیونکہ اس سورت نے مشرکین کے دلوں میں جو کچھ چھپا ہوا تھا، اسے کھول کر بیان کر دیا (یعنی مسلمانوں کے خلاف ان کی چھپی ہوئی بد نیتی، غداری کے ارادے اور عہد توڑنے کی مسلسل عادت۔)۔"[39]

سُورَةُ البُحُوثِ:

اس سورۃ کو البحوث اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں منافقین کے رازوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔[40] جیسا کہ مقداد بن اسود کا بیان ہے:

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنِ الْمِقْدَادِ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ لَوْ قَعَدْتُ الْعَامَ عَنِ الْغَزْوِ قَالَ أَتَتْ عَلَيْنَا الْبُحُوثُ يَعْنِي بَرَاءَةً.[41]

"حاکم نے روایت کیا ہے کہ جب کسی نے مقداد سے کہا: کیا اس سال تم جہاد سے رُک جاؤ گے؟ تو انہوں نے جواب دیا ہم پر بحوث آگئی ہے یعنی سورۃ التوبہ"۔

جبکہ فیروز آبادی نے اس نام کو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی طرف منسوب کیا ہے۔

لأنها تبحث عن نفاق المنافقين. وهذا عن أبى أيوب الأنصارى.[42]

سُورَةُ الحَافِرَةِ:

سورۃ التوبہ کا ایک صفاتی نام الحافرہ بھی ہے۔ اس کو سورۃ الحافرہ کہا جاتا ہے کیونکہ اس نے منافقوں کے دلوں کے مخفی احوال کو عیاں کر دیا۔ ابن جوزی نے الزجاج کا قول نقل کیا ہے:

لأنها حفرت عن قلوب المنافقين[43]

"کیونکہ اس نے منافقین کے دلوں کے مخفی راز آشکارہ کر دیئے۔"

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ[44]

"پس اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا۔"

یعنی اللہ نے ان کی اس بد عملی اور بد عہدی کے نتیجے میں ان کے دلوں میں نفاق کو اور پختہ کر دیا، کہ اب ان کو توبہ کی توفیق ہی نہ ہو گی۔

مفسر آلوسی بیان کرتے ہیں کہ یہ نام حسن بصری سے مروی ہے:

وذكر ابن الفرس أنها تسمى الحافرة أيضا لأنها حفرت عن قلوب المنافقين وروي ذلك عن الحسن[45]

"اور ابن الفَرَس نے ذکر کیا ہے کہ اسے الحافِرَة بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ اس نے منافقوں کے دلوں کے حال کو کھول کر بیان کر دیا۔ اور یہ بات حسن سے بھی روایت کی گئی ہے۔"

سُورَةُ الْمُثِيرَة:

سورۃ الْمُثِيرَةِ کے معانی راز فاش کرنے والی سورت کے ہیں۔ اسے الْمُثِيرَةِ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ نفاق کو بکھیرتی ہے، اس کا پردہ چاک کرتی ہے اور منافقین کی خفیہ حرکتوں کو ظاہر کرتی ہے۔[46]۔ قتادہ کا قول ہے:

لأنها أثارت مخازي المنافقين ومثالبهم[47]

سُورَةُ الْمُبَعْثَرَة

اس سورۃ کا اس کے مضامین کی مناسبت سے ایک نام المبعثرۃ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ بَعْثَرَ یعنی بکھیرنا، کسی چیز کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، منتشر کرنا، الٹ پلٹ کرنا، اور خبر کو باریک بینی سے تلاش کرنا۔[48]سورۃ المبعثرہ کے معنی راز کھولنے والی سورت کے ہیں۔ اس نے لوگوں (منافقین) کے پوشیدہ رازوں اور خفیہ معاملات کو کھول کر بیان کر دیا۔[49]

ابن جوزی زاد المسیر میں بیان کرتے ہیں

"اس کو المبعثرہ کہا جاتا ہے کیونکہ اس نے لوگوں کی خبریں اور راز آشکار کیے ہیں۔"[50]

فیروز آبادی اپنی تصنیف بصائر ذوی التمیز میں بیان کرتے ہیں کہ یہ نام ابن عباس سے مروی ہے:

لأنها تبعثر عن أسرار المنافقين. وهذا الاسم روي عن ابن عباس[51]

"اس نے منافقین کے رازوں کو کھول دیا۔ اور یہ نام ابن عباس سے مروی ہے۔"

سُورَةُ الْمُخْزِيَةِ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ[52]

"اور اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔"

یہ سورۃ المخزیہ کہلائی، کیونکہ اس میں منافقوں کی رسوائی اور ذلت کا ذکر ہے۔

فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ ۝[53]

"پس تم لوگ ملک میں چار مہینے اور چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو، اور یہ کہ اللہ منکرینِ حق کو رُسوا کرنے والا ہے۔"

علامہ سیوطی نے الاتقان میں اس نام کا ذکر کیا ہے۔[54]

سُورَةُ الْمُنَكِّلَةِ:

منکلہ یعنی سزا دینے والی۔ نکال کا مطلب ہے سزا ۔[55]اس نام کا تذکرہ سیوطی نے الاتقان میں کیا ہے۔[56]اس سورۃ کا نام المنكلة اس لیے رکھا گیا، کیونکہ اس میں مکذبین اور منکرین کو عبرت دینے والی سزا کا ذکر ہے۔[57]

سُورَةُ الْمُشَرِّدَةِ:

اس سورۃ کو المشردۃ بھی کہا جاتا ہے۔ اسے المشردۃ اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ اس سورۃ نے منافقوں کی جماعت کو منتشر کر دیا اور ان کے گروہ کو توڑ کر رکھ دیا۔ مفسر خازن نے مشردہ کی یہ وجہ تسمیہ ان الفاظ میں تحریر کی۔

المشردة سميت بذلك لأنها شردت جموع المنافقين وفرقتهم[58]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ[59]

"اور ان کفار کو ایسا سبق دو کہ ان کے بعد آنے والے بھی نصیحت حاصل کریں۔"

سُورَةُ الْمُدَمْدِمَةِ:

اس سورۃ کا ایک صفاتی نام المدمدمہ بھی ہے۔ "دمدمهم ودمدم عليهم" یعنی انہیں چورا کر دینا اور ہلاک کر دینا۔ قرآن میں ہے:

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۞[60]

"آخر کار اُن کے گناہ کی پاداش میں ان کے ربّ نے ان پر ایسی آفت توڑی کہ ایک ساتھ سب کو پیوندِ خاک کر دیا یعنی ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا گیا۔"

یعنی اس نے انہیں تباہ کر دیا۔[61] آلوسی نے اس نام کو سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔

والمدمدمة كما روي عن سفيان عن عيينة[62]

قرآن مجید کی سورتوں کے اسماء اور ان کی معنوی مناسبات علوم القرآن کا اہم موضوع ہے۔ سورت توبہ اس حوالے سے متفرد ہے کہ روایات میں اور آثار صحابہؓ و تابعینؒ میں اس کے متعدد اسماء منقول ہیں۔ علاوہ ازیں ماہرین علوم القرآن اور مفسرین نے سورت کے مختلف مضامین کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سورت کے صفاتی ناموں کا ذکر کیا ہے۔ اور ان اسماء کی وجوہ تسمیہ کو بھی موضوع بحث بنایا ہے۔ سورت توبہ جو اپنے متنوع مضامین کی بنا پر امتیازی خصائص کی حامل ہے لہذا ان اوصاف کی تفہیم اور اس سورت کے مختلف اسماء کا باہمی گہرا تعلق ہے۔ اس سورت کے اسماء اس کے متنوع مضامین کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف مفسرین نے سورت کے آغاز میں اس کے مختلف اسماء اور ان کی معنوی مناسبات کو مختصراً واضح کیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، کراچی، مکتبہ البشریٰ، ۱۴۳۰ھ، ۱:۳۹۴

[2] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باپ فی سورۃ البراءۃ والانفال والحشر، رقم الحدیث ۷۵۵۸

[3] حاکم، المستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ التوبۃ، رقم الحدیث ۳۲۷۴

[4] ترمذی، عیسی محمد بن عیسی، السنن، دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۵ھ، ۵:۱۶۷

[5] حاکم نیسابوري، عبد اللہ بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ، ۲:۳۶۱

[6] سورۃ التوبۃ ۹:۳

[7] ابن کثیر، عماد الدین أبو الفداء إسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۹ھ، ۴:۹۱

[8] سورۃ التوبۃ ۹:۵

[9] مودودی، ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن، لاہور، اردو ترجمان القرآن، ۱۹۴۹ھ، ۲:۱۷۷

[10] سورۃ التوبۃ ۹:۱۱۲

[11] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۰۸ھ، ۴:۳۱۴

[12] سورۃ التوبۃ ۹:۱۱۸

[13] ابن منظورلأفريقي، محمد بن مكرم، لسان العرب، بيروت، دار صادر، ۱۴۱۴ھ، مادة(ب رأ)، ۳۳:۱

[14] فیروزآبادی، مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب، بصائر ذوی التمیز فی لطائف الکتاب العزیز، القاهرة، المجلس الاعلی لشئون الاسلامیة، ۱۴۱۷ھ، ۲۲۷:۱-

[15] سورة التوبة ۹:۱

[16] دریابادی، عبد الماجد، تفسیر ماجدی، کراچی، مجلس نشریات قرآن، ۳۲۲:۲

[17] ترمذی، السنن، کتاب التفسیر، باب وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ، رقم الحدیث ۳۰۸۶

[18] الدانی، جامع البیان عن عد آی القرآن، الکویت، مرکز المخطوطات والتراث، ۱۹۹۴، ص ۱۶۰

[19] فیروزآبادی، مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب، القاموس المحیط، بیروت، مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزیع، ۱۴۲۶ھ، بذیل مادہ(ف ض ح)

[20] ابن الجوزی، عبد الرحمن بن علي، زاد المسير في علم التفسير، بيروت، دار الكتاب العربی، ۱۴۲۲ھ، ۲۳۰:۲

[21] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باپ فی سورة البراءة والانفال والحشر، رقم الحدیث ۷۵۵۸

[22] سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ۱۹۲:۱

[23] الدانی، جامع البیان عن عد آی القرآن، الکویت، مرکز المخطوطات والتراث، ۱۹۹۴، ص ۱۶۰

[24] سورة التوبة ۹:۱۰۱

[25] سعدی، عبد الرحمن بن ناصر بن عبد الله، تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان، مؤسسة الرسالة، ۱۴۲۰ھ، ص ۳۵۰

[26] سورة التوبة ۹:۳۹

[27] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۲۳۰:۲

[28] حاکم، المستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورة التوبة، رقم الحدیث ۳۲۷۴

[29] سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ۱۹۳:۱

[30] مظھری، التفسیر المظھری، الباکستان، مکتبة الرشدیة، ۱۴۱۲ھ، ۱۳۱:۴

[31] سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ۱۹۲:۱

[32] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۲۳۰:۲

[33] سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ۱۹۲:۱

[34] فیروزآبادی، بصائر ذوی التمیز فی لطائف الکتاب العزیز، ۲۲۸:۱

[35] مظھری، التفسیر المظھری، الباکستان، مکتبة الرشدیة، ۱۴۱۲ھ، ۱۳۱:۴

[36] سیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، بیروت، دار الفکر، ۱۴۱۴ھ، ۱۲۱:۴

[37] ابن فارس، معجم مقاییس اللغة، بیروت، دار الفکر، ۱۳۸۹ھ، ۴۶۹:۵

[38] سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۱۲۱:۴

[39] ابن عاشور، محمد الطاهر، التحریر والتنویر، تونس، الدار التونسیة للنشر، ۱۹۸۴ھ، ۹۶:۱۰

[40] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۲۳۰:۲

[41] سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ۱۹۲:۱

[42] فیروزآبادی، بصائر ذوی التمیز فی لطائف الکتاب العزیز، ۲۲۸:۱

[43] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۲۳۰:۲

[44] سورة التوبة ۹:۷۷

[45] آلوسی، روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، ۲۳۵:۵

[46] مظھری، التفسیر المظھری، الباکستان، مکتبة الرشدیة، ۱۴۱۲ھ، ۱۳۱:۴

[47] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۲۳۰:۲

[48] زبیدی، تاج العروس من جواھر القاموس، مادہ(ع ث ر)، ۲۲۱:۱۰

[49] مظھری، التفسیر المظھری، الباکستان، مکتبة الرشدیة، ۱۴۱۲ھ، ۱۳۱:۴

[50] ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، ۲۳۰:۲

[51] فیروزآبادی، بصائر ذوی التمیز فی لطائف الکتاب العزیز، ۱:۲۲۸

[52] سورة التوبة ۹:۲

[53] سورة التوبة ۹:۲

[54] سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ۱:۱۹۳

[55] ابن منظور، لسان العرب، مادة (ن ک ل)، ۱۱:۶۷۷

[56] سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ۱:۱۹۳

[57] سعیدی، تبیان الفرقان، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۱۵، ۲:۷۶۳

[58] خازن، لباب التأویل في معاني التنزیل، بیروت، دار الفکر، ۱۹۷۹ء، ۳:۵۶

[59] سورة الانفال ۸:۵۷

[60] سورة الشمس ۹۱:۱۴

[61] ابن منظور، لسان العرب، مادة (دم دم)، ۱۲:۲۰۸

[62] آلوسی، روح المعاني في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني، ۵:۲۳۶

Transliterated references:

1. Shabbīr Aḥmad ʿUthmānī, *Tafsīr-i ʿUthmānī* (Karachi: Maktabah al-Bushrā, 1430 AH), 1:394.
2. Muslim, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Tafsīr, Bāb fī Sūrat al-Barāʾah wa al-Anfāl wa al-Ḥashr, Ḥadīth no. 7558.
3. al-Ḥākim, *al-Mustadrak*, Kitāb al-Tafsīr, Tafsīr Sūrat al-Tawbah, Ḥadīth no. 3274.
4. al-Tirmidhī, ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, *al-Sunan* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1415 AH), 5:167.
5. al-Ḥākim al-Naysābūrī, ʿAbd Allāh ibn ʿAbd Allāh, *al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1411 AH), 2:361.
6. Sūrat al-Tawbah 9:3.
7. Ibn Kathīr, ʿImād al-Dīn Abū al-Fidāʾ Ismāʿīl ibn ʿUmar, *Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1419 AH), 4:91.
8. Sūrat al-Tawbah 9:5.
9. Mawdūdī, Abū al-Aʿlā, *Tafhīm al-Qurʾān* (Lahore: Idārah Tarjumān al-Qurʾān, 1949), 2:177.
10. Sūrat al-Tawbah 9:112.
11. Muftī Muḥammad Shafīʿ, *Maʿārif al-Qurʾān* (Karachi: Maktabah Maʿārif al-Qurʾān, 2008), 4:314.
12. Sūrat al-Tawbah 9:118.
13. Ibn Manẓūr al-Ifrīqī, Muḥammad ibn Mukarram, *Lisān al-ʿArab* (Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH), root (b-r-ʾ), 1:33.
14. al-Fayrūzābādī, Majd al-Dīn Abū Ṭāhir Muḥammad ibn Yaʿqūb, *Baṣāʾir Dhawī al-Tamyīz fī Laṭāʾif al-Kitāb al-ʿAzīz* (Cairo: al-Majlis al-Aʿlā li-Shuʾūn al-Islāmiyyah, 1417 AH), 1:227.
15. Sūrat al-Tawbah 9:1.
16. Daryābādī, ʿAbd al-Mājid, *Tafsīr-i Mājidī* (Karachi: Majlis Nashriyāt-i Qurʾān), 2:322.
17. al-Tirmidhī, *al-Sunan*, Kitāb al-Tafsīr, Bāb "Wa Min Sūrat al-Tawbah", Ḥadīth no. 3086.
18. al-Dānī, *Jāmiʿ al-Bayān ʿan ʿAdd Āy al-Qurʾān* (Kuwait: Markaz al-Makhṭūṭāt wa al-Turāth, 1994), p. 160.
19. al-Fayrūzābādī, Majd al-Dīn Abū Ṭāhir Muḥammad ibn Yaʿqūb, *al-Qāmūs al-Muḥīṭ* (Beirut: Muʾassasat al-Risālah li al-Ṭibāʿah wa al-Nashr wa al-Tawzīʿ, 1426 AH), root (f-ḍ-ḥ).
20. Ibn al-Jawzī, ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAlī, *Zād al-Masīr fī ʿIlm al-Tafsīr* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿArabī, 1422 AH), 2:230.
21. Muslim, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Tafsīr, Bāb fī Sūrat al-Barāʾah wa al-Anfāl wa al-Ḥashr, Ḥadīth no. 7558.
22. al-Suyūṭī, *al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, 1:192.
23. al-Dānī, *Jāmiʿ al-Bayān ʿan ʿAdd Āy al-Qurʾān* (Kuwait: Markaz al-Makhṭūṭāt wa al-Turāth, 1994), p. 160.
24. Sūrat al-Tawbah 9:101.
25. al-Saʿdī, ʿAbd al-Raḥmān ibn Nāṣir ibn ʿAbd Allāh, *Taysīr al-Karīm al-Raḥmān fī Tafsīr Kalām al-Mannān* (Muʾassasat al-Risālah, 1420 AH), p. 350.
26. Sūrat al-Tawbah 9:39.
27. Ibn al-Jawzī, *Zād al-Masīr fī ʿIlm al-Tafsīr*, 2:230.
28. al-Ḥākim, *al-Mustadrak*, Kitāb al-Tafsīr, Tafsīr Sūrat al-Tawbah, Ḥadīth no. 3274.
29. al-Suyūṭī, *al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, 1:193.
30. al-Maẓharī, *al-Tafsīr al-Maẓharī* (Pakistan: Maktabah al-Rashīdiyyah, 1412 AH), 4:131.
31. al-Suyūṭī, *al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, 1:192.
32. Ibn al-Jawzī, *Zād al-Masīr fī ʿIlm al-Tafsīr*, 2:230.
33. al-Suyūṭī, *al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, 1:192.
34. al-Fayrūzābādī, *Baṣāʾir Dhawī al-Tamyīz fī Laṭāʾif al-Kitāb al-ʿAzīz*, 1:228.

35. al-Maẓharī, *al-Tafsīr al-Maẓharī* (Pakistan: Maktabah al-Rashīdiyyah, 1412 AH), 4:131.
36. al-Suyūṭī, ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, *al-Durr al-Manthūr fī al-Tafsīr bi al-Maʾthūr* (Beirut: Dār al-Fikr, 1414 AH), 4:121.
37. Ibn Fāris, *Muʿjam Maqāyīs al-Lughah* (Beirut: Dār al-Fikr, 1389 AH), 5:469.
38. al-Suyūṭī, *al-Durr al-Manthūr fī al-Tafsīr bi al-Maʾthūr*, 4:121.
39. Ibn ʿĀshūr, Muḥammad al-Ṭāhir, *al-Taḥrīr wa al-Tanwīr* (Tunis: al-Dār al-Tūnisiyyah li al-Nashr, 1984), 10:96.
40. Ibn al-Jawzī, *Zād al-Masīr fī ʿIlm al-Tafsīr*, 2:230.
41. al-Suyūṭī, *al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, 1:192.
42. al-Fayrūzābādī, *Baṣāʾir Dhawī al-Tamyīz fī Laṭāʾif al-Kitāb al-ʿAzīz*, 1:228.
43. Ibn al-Jawzī, *Zād al-Masīr fī ʿIlm al-Tafsīr*, 2:230.
44. Sūrat al-Tawbah 9:77.
45. al-Ālūsī, *Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm wa al-Sabʿ al-Mathānī*, 5:235.
46. al-Maẓharī, *al-Tafsīr al-Maẓharī* (Pakistan: Maktabah al-Rashīdiyyah, 1412 AH), 4:131.
47. Ibn al-Jawzī, *Zād al-Masīr fī ʿIlm al-Tafsīr*, 2:230.
48. al-Zabīdī, *Tāj al-ʿArūs min Jawāhir al-Qāmūs*, root (ʿ-th-r), 10:221.
49. al-Maẓharī, *al-Tafsīr al-Maẓharī* (Pakistan: Maktabah al-Rashīdiyyah, 1412 AH), 4:131.
50. Ibn al-Jawzī, *Zād al-Masīr fī ʿIlm al-Tafsīr*, 2:230.
51. al-Fayrūzābādī, *Baṣāʾir Dhawī al-Tamyīz fī Laṭāʾif al-Kitāb al-ʿAzīz*, 1:228.
52. Sūrat al-Tawbah 9:2.
53. Sūrat al-Tawbah 9:2.
54. al-Suyūṭī, *al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, 1:193.
55. Ibn Manẓūr, *Lisān al-ʿArab*, root (n-k-l), 11:677.
56. al-Suyūṭī, *al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, 1:193.
57. Saʿīdī, *Tibyān al-Furqān* (Lahore: Ḍiyāʾ al-Qurʾān Publications, 2015), 2:763.
58. al-Khāzin, *Lubāb al-Taʾwīl fī Maʿānī al-Tanzīl* (Beirut: Dār al-Fikr, 1979), 3:56.
59. Sūrat al-Anfāl 8:57.
60. Sūrat al-Shams 91:14.
61. Ibn Manẓūr, *Lisān al-ʿArab*, root (d-m-d-m), 12:208.
62. al-Ālūsī, *Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm wa al-Sabʿ al-Mathānī*, 5:236.